کرائے پر لی ہوئی دُکان آگے کرائے پر دینے کا حکم

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2464 تاریخ: 08-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل مارکیٹ میں کاروبار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی رائج ہے کہ فریق اول اپنی دُکان فریق دوم کو مبلغ دس ہزار روپے ماہانہ کی بنیاد پر کرائے پر دیتا ہے۔ فریق دوم اس دُکان کے اندر خود کوئی کاروبار یا کام نہیں کرتا، بلکہ اس کی تزئین و آرائش کرتا ہے مثلاً اس میں رَیک بنواتا ہے، سیلنگ، پیلنگ یا سفیدی وغیرہ کرواتا ہے۔ یہ سب کرنے کے بعد فریق دوم وہی دُکان آگے فریق ثالث کو مبلغ پندرہ ہزار روپے کرائے پر دے دیتا ہے۔ شرعی طور پر معلوم کرنا ہے کہ فریق دوم کا فریق ثالث کو دُکان کرائے پر دینا اور اس سے منافع کمانا، جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں فریق دوم کا کرائے پر لی گئی دُکان فریق ثالث کو کرائے پر دے کر منافع لینا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ بیان کی گئی صورت شرعی طور پر کرائے والی چیز کسی تیسرے شخص کو کرائے پر دے کر منافع لینے کی بنتی ہے اور اس کی جائز صورت یہ ہے کہ دکان کرائے پر لینے والا شخص یعنی فریق دوم دکان کی تعمیر و مرمت کرے، یا پھر اس کے ساتھ اپنی کوئی چیز ملا کر زائد کرائے پر دے تو اس کے لیے زائد کرایہ پر دینا جائز ہے اور ہماری بیان کی گئی صورت میں بھی فریق دوم نے دُکان میں ریک بنوائے، سفیدی کروائی اور اس میں سیلنگ پیلنگ کا کام کروایا، تو فریق دوم کے لیے وہ دُکان آگے کرائے

پر دے کر آمدنی حاصل کرنا بالکل جائز ہے۔

مبسوط میں ہے: "فان اجرھا باکثر مما استاجرھا به تصدق بالفضل الا ان یکون اصلح منھا بناء او زاد فیھا شیئا فحینئذ یطیب له الفضل "یعنی: کسی نے اجارے پر لی ہوئی چیز آگے زائد اجرت پر دے دی، تو اب منافع صدقہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اس کی عمارت میں کوئی بہتری لائے یا پھر اس میں کسی چیز کا اضافہ کرے، تو اب اس کے لیے زیادتی لینا جائز ہے۔ **(المبسوط، جلد15، صفحہ130، بیروت)**

کرائے پر لی گئی دُکان وغیرہ کو آگے کرائے پر دے کر نفع لینے کی صورتوں کا بیان کرتے ہوئے در مختار میں ہے: "ولو اجر باکثر تصدق بالفضل الا فی مسئلتین: اذا اجرھا بخلاف الجنس او اصلح فیھا شیئا "یعنی: اگر کسی نے اجارے پر لی ہوئی چیز زیادہ اجارے پر کسی دوسرے کو دے دی، تو اب وہ منافع صدقہ کرے گا، مگر دو صورتوں میں منافع صدقہ کرنا ضروری نہیں: پہلی صورت جب اس نے خلافِ جنس چیز پر اجارہ کیا یا اس چیز میں کوئی اصلاح کر کے بہتر کیا ہو۔ **(الدر المختار، جلد9، صفحہ47، کوئٹہ)**

اس عبارت کے تحت رد المحتار میں ہے: "وکذا اذا اجر مع ما استاجر شیئا من ماله یجوز ان تعقد علیه الاجارة فانه تطیب له الزیادة "یعنی: اسی طرح اگر اجارے پر چیز لینے والا شخص اس چیز کے ساتھ اپنی کوئی چیز ملا کر اجارے پر دے دے، تب بھی عقد اجارہ جائز ہے اور اس کے حق میں منافع جائز ہو گا۔

(رد المحتار، جلد9، صفحہ47، کوئٹہ)

کرائے کی چیز کو آگے کرائے پر دے کر منافع کمانے کی صورتوں کا بیان کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے: "مستاجر نے مکان یا دکان کو کرایہ پر دے دیا، اگر اتنے ہی کرایہ پر دیا ہے جتنے میں خود لیا تھا یا کم پر جب تو خیر اور زائد پر دیا ہے تو جو کچھ زیادہ ہے، اسے صدقہ کردے۔ ہاں اگر مکان میں اصلاح کی ہو اسے ٹھیک ٹھاک کیا ہو تو زائد کا صدقہ کرنا ضرور نہیں یا کرایہ کی جنس بدل گئی مثلاً لیا تھا روپے پر دیا ہو اشرفی پر اب بھی زیادتی

جائز ہے۔ جھاڑو دیکر مکان کو صاف کرلینا یہ اصلاح نہیں ہے کہ زیادہ والی رقم جائز ہو جائے اصلاح سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو عمارت کے ساتھ قائم ہو مثلاً پلاستر کرایا یا مونڈیر بنوائی۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ14، صفحہ124، مکتبۃ المدینہ)

کرائے پر لی گئی چیز کو آگے کرائے پر دے کر اس سے منافع کمانے کے متعلق **فتاوی رضویہ** میں ہے:"تین صورتوں میں جائز ہے (1) اس کے ساتھ اپنے پاس سے اور کوئی چیز ملا کر دونوں کو مجموعۃ زیادہ پر دے۔(2) اس زمین کو کنواں کھود کر یا اور کام نفع کا بڑھا کر کرایہ پر دے۔(3) کرایہ کی جنس بدل دے، مثلا اس کے پاس دس روپے سال پر ہے یہ ذیلی کو ایک اشرفی کرائے پر دے یا جتنی اشرفیاں ٹھہریں یونہی نوٹ یا پیسہ یا اکنیاں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ210، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

06 رمضان المبارک 1443ھ/08 اپریل 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے